اخبار احمدیہ

لاہور ۸ دسمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۵ دسمبر۔ مکرم و محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی صحت روبہ اصلاح ہے باتیں ہاتھ میں کسی قدر مضبوطی آگئی ہے۔ نیند بھی خوب آجاتی ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

- قاہرہ ۷ دسمبر۔ عراق کے وزیر خارجہ نے عرب ممالک کے دفاعی سمجھوتے میں ایران کو شریک کرنے پر زور دیا ہے۔ ٹوکیو ۷ دسمبر۔ جاپان کی کابینہ آج مستعفی ہوگئی ہے۔
- قاہرہ ۷ دسمبر۔ اخوان المسلمین کے جن ممبروں کو موت کی سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔ آج صبح انہیں قاہرہ میں پھانسی دے دی گئی۔

یہ مت بھولو کہ تم تعلیم الاسلام کالج کے طلبا ہو۔ اس کی روایات کو برقرار رکھنا تمہارے فرائض میں شامل ہے

اگر تم اسلامی ضابطۂ اخلاق کو اپنا شعار بناؤگے تو تمہارا کردار خود تمہارے روشن مستقبل کی ضمانت دے گا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی افتتاحی تقریب میں طلباء سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا پُرمعارف خطاب

ربوہ ۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے نوجوان طلباء کو اپنے اپنے فرقے اور مسلک کے مطابق اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے اور اس طرح اپنی زندگیوں کو اسلامی ضابطۂ اخلاق کے مطابق گزارنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اپنے مسلک کے مطابق اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنے عمل کو قول کے مطابق بنالوگے۔ تو پھر یقیناً سیرۃ و کردار کے اعتبار سے تم میں وہ اوصاف پیدا ہو جائیں گے۔ کہ جو تمہارے روشن مستقبل کی ضمانت دیں گے۔ اور تم صحیح معنوں میں قوم کے معمار کہلا سکوگے۔

اس ضمن میں حضور نے قول اور فعل کی مطابقت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ تمام خرابی کی جڑ یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو ایک مذہب کا پیرو تو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ اگر ہر شخص اپنے عمل کو اپنے مسلک کے مطابق بنائے۔ اور اس طرح اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا کرے تو پھر یہ ناممکن ہے۔ کہ دنیا میں سلامت روی اور امن کی راہ ہموار نہ ہو۔ مثال کے طور پر حضور نے بتایا کہ اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان عقائد کی باریکیوں میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنے اعمال کو اسلامی بنانے کے بارے میں اختلاف کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک عمل کا تعلق ہے ہر مسلک کا پیرو۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کی اہمیت تسلیم کرتا ہے۔ اسی طرح سچ بولنا دیانت داری سے کام لینا۔ ہر معاملے میں عدل کو ہاتھ سے نہ جانے دینا وغیرہ وہ امور ہیں۔ کہ مختلف مسلکوں کا پیرو ہونے کے باوجود کوئی شخص بھی انہیں قابل اعتراض نہیں ٹھہرا سکتا۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ "تعلیم الاسلام کالج" میں پڑھنے والے طلبہ خواہ دینی اعتبار سے کسی بھی مسلک کے قائل کیوں نہ ہوں اس نام کی لاج نہ رکھیں۔ ان کا تو بدرجۂ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے طریق کے مطابق اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دنیا کے سامنے سلامت روی اور حسن اخلاق کا ایسا نمونہ پیش کریں اور کرتے چلے جائیں۔ کہ جو بالآخر قومی کردار کی کایا پلٹ کر رکھ دے۔

تعلیم الاسلام کالج کی یہ عظیم الشان نئی عمارت جس کا افتتاح کل حضور نے فرمایا ابھی زیر تکمیل ہے۔ لیکن اس کی وسعت، دیدہ زیبی اور جدید ڈیزائن صاف اس بات کا پتہ دے رہے ہیں کہ انشاء اللہ پایۂ تکمیل کو پہنچنے کے بعد اس کا شمار مغربی پاکستان کے کالجوں کی بہترین عمارتوں میں سے ہوگا۔

حضور کی تشریف آوری

کل صبح دس بجے جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ افتتاح کی رسم ادا فرمانے کے لئے تشریف لائے تو کالج کے پرنسپل مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ اور تمام ممبران اسٹاف کو جو خیر مقدم کی سعادت حاصل کرنے کے لئے وہاں صف بستہ استادہ تھے حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کا تعارف کرایا۔ بعدہ حضور عمارت کے صدر دروازے کے سامنے ممبران اسٹاف کے درمیان کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ اور ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد حضور مکرم پرنسپل صاحب اور مختلف شعبہ جات کے انچارج پروفیسر صاحبان کے ہمراہ کالج کی عمارت میں تشریف لے گئے۔ اور ہر شعبے کا معائنہ فرمایا۔ حضور نے اس معائنے میں تعلیمی سہولتوں اور سامان وغیرہ کا جائزہ لیا۔ اور اس کے متعلق مکرم پرنسپل صاحب کو ضروری ہدایات دیں۔

افتتاحی تقریب

اس کے بعد حضور کالج کے وسیع احاطہ میں نصب شدہ اس آراستہ کئے ہوئے شامیانے میں تشریف لائے۔ جہاں سینکڑوں کی تعداد میں معزز مہمان اور کالج کے طلبہ حضور کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ ان میں صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر اور وکلا صاحبان، جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین، جامعہ نصرت اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ممبران اسٹاف اور بعض دیگر صیغہ جات کے انچارج صاحبان شامل تھے۔ نیز گورنمنٹ کالج سرگودھا اور اسلامیہ کالج چنیوٹ کے بعض ممبران اسٹاف اور پرنسپل صاحبان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

اسٹیج پر حضور کے رونق افروز ہونے کے بعد عبدالحمید صاحب متعلم سیکنڈ ایر نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہ اسلم صابر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے کالج کی رسم افتتاح سے متعلق اپنا تازہ کلام پیش کیا۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

اس موقعہ پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل نے ایک مختصر سی تقریر میں ان تمام مراحل پر روشنی ڈالی کہ جن میں سے گزر کر کالج اپنی موجودہ حالت کو پہنچا ہے۔ آپ نے ۱۹۴۴ء میں حضور کے ارشاد کے تحت قادیان میں کالج کے قیام، اس کی ہجرت۔ لاہور میں دوبارہ اجرا اور پھر ربوہ کے پاک ماحول میں منتقل ہونے سے متعلق تمام حالات بیان کرنے کے بعد اس امر پر زور دیا کہ یہ علاقہ جس میں ربوہ واقع ہے۔ اور جہاں اب حضور کے حکم کے تحت تعلیم الاسلام کالج منتقل ہوا ہے تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ اب اس علاقے کے ہونہار بچے اس سرچشمۂ علوم سے فیض یاب ہو سکیں گے کیونکہ اگرچہ اس ادارے کے اخراجات کا سب بوجھ جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ہے۔ لیکن اس کے دروازے ہر مذہب اور ہر فرقے کے ذہین اور ہونہار بچوں کے لئے کھلے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ علاقے کے لوگ اس تعلیمی ادارے سے جو نعمت عظمیٰ سے کم نہیں ہے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

طلباء سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ جیسا کہ تعلیم الاسلام کالج کے نام سے ظاہر ہے۔ اسکے بانیوں کی غرض یہ تھی کہ اس کالج میں طلباء دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ قرآن کے پیش کردہ علوم بھی حاصل کریں۔ کیونکہ قرآن کریم بجائے خود قوانین قدرت کا مؤید ہے۔ اور بار بار ان کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ بعض لوگ نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید قرآن کریم دوسرے علوم کے پڑھنے سے روکتا ہے۔ حالانکہ وہ روکتا نہیں بلکہ ان کے حصول کی ترغیب دلاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو غلطی یہ لگتی ہے کہ وہ اسلام کے معنے قرآن کو ہی زور سے کہتے لیتے ہیں

سرمہ مبارک۔ آنکھ کے جملہ امراض کا علاج، قیمت چھوٹی شیشی ۱/۴ بڑی شیشی ۲/۸ • دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۸ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اور یہ نہیں سوچتے کہ خدا نے ہی دین بنایا ہے۔ اور اسی نے ہی قانون قدرت بنایا ہے۔ ان میں سے ایک اس کا قول ہے۔ تو دوسرا اس کے فعل کا درجہ رکھتا ہے۔ ہم دونوں میں سے کسی ایک کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔

قانون قدرت اور قانون شریعت کی تشریح

اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اب جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ قانون قدرت اور شریعت میں تضاد ہے انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ اس سے تو نعوذ باللہ خدا پر اعتراض وارد ہوگا۔ کہ وہ بندوں کو تو لم تقولون مالا تفعلون کی تلقین کرتا ہے۔ اور خود اس کے اپنے قول اور فعل میں مطابقت نہیں ہے۔ پس قانونِ قدرت اور قانون شریعت باہم مخالف نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے مؤید ہیں۔ قرآن قانونِ قدرت کی تائید کرتا ہے۔ اور قانونِ قدرت قرآن کی تائید کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے واسطے دونوں ہی کا مطالعہ ضروری ہے۔ اور جب ہم "تعلیم الاسلام" کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس سے مراد صرف قرآن اور حدیث ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے مراد وہ تمام علوم بھی ہوتے ہیں۔ جو قانون قدرت کے ذیل میں آتے ہیں۔ پس فلسفہ ہو یا نفسیات۔ علم جغرافیہ ہو یا علم ہندسہ، علم ہیئت ہو یا علم تاریخ۔ الغرض کوئی بھی علم ہو۔ اس کا مطالعہ کرنا اور پھر دین سے اسکی تائید نکال کر اسے پرکھنا ہی تعلیم کا اصل مقصد ہے۔

علوم جدیدہ اور قرآن

اس ضمن میں حضور نے اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ قرآن خود ان تمام علوم سے بھرا پڑا ہے۔ کہیں اس میں علم النفس کا ذکر آتا ہے۔ تو کہیں جغرافیہ کا۔ کہیں وہ منطق سے کام لیتا ہے۔ تو کہیں علم ہیئت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ سیروا فی الارض میں جغرافیہ کی تلقین نہیں تو اور کیا ہے۔ کیف کان عاقبۃ المکذبین اور افلا تعقلون کی آیات تجربہ امور اور علم النفس کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ پھر قرآن میں جہاں چاند۔ سورج اجرام اور ان کی حرکت کو دیکھنے اور ان پر غور کرنے کا ذکر آتا ہے۔ کیا اس سے علم ہیئت اور علم ہندسہ کی طرف رہنمائی نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس تحدید میں کہ اگر تم باپ دادا کے غلط راستے پر چلتے ہو۔ تو پھر کیا تم بھی انہی کی طرح غلطی کروگے؟ منطق سے کام لینے کی ترغیب موجود ہے۔ الغرض اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ہر مضمون قرآن میں بیان ہوا ہے۔ لیکن قرآن چونکہ روحانیت سکھانے والی کتاب ہے۔ اس لئے وہ باقی علوم کی طرف اشارہ ہی کرتا ہے۔ اور براہِ راست ان کی تفصیلات میں نہیں جاتا پس وہ تمام دنیوی علوم جو قانونِ قدرت کا حصہ ہیں۔ ہمارے لئے مفید ہیں۔ اس لئے دین کے ساتھ ساتھ ان کا مطالعہ بھی ازبس ضروری ہے۔ جب خدا یہ تمام علوم جانتا ہے۔ اور بندوں سے خطاب کرتے وقت قرآن میں جابجا ان علوم کا لحاظ رکھتا ہے۔ تو پھر ہم جو اس کے بندے ہیں۔ ان علوم سے کیوں استفادہ نہ کریں۔ اور کیوں دین اور قانونِ شریعت کی تائید کے اس بڑے ذریعہ کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔

تاریخ کی علمی حیثیت

اس ضمن میں حضور نے اس امر کو بھی واضح فرمایا۔ کہ تاریخ کا مطالعہ جو بظاہر اپنے ساتھ شواہد قدرت نہیں رکھتا۔ کیسے علم کے ذیل میں آسکتا ہے۔ حضور نے بتایا۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ فلاں وقت میں فلاں بات ہوئی تھی۔ اب کسی وقت میں کسی خاص بات کا واقع ہونا ایسا امر نہیں ہے۔ کہ جسے ہم قانونِ قدرت کی مدد سے ثابت کرسکیں۔

اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ تاریخ کو معین طور پر علم کا درجہ حاصل نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم خود تاریخ اور قصہ کہانی میں فرق کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تاریخی واقعات کو جب علم النفس کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے تو اس میں سے غلط بیانی اور جھوٹ کا عنصر علیحدہ ہو کر اصل حقیقت ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ اور ہم پرکھ لیتے ہیں۔ کہ فی الواقعہ پہلے زمانے میں ایسا ہی ہوا تھا۔ اور ہم موجودہ حالات میں اس سے کیا سبق حاصل کرسکتے ہیں۔ پس چونکہ تاریخ میں "امکان صحت" کا عنصر موجود ہوتا ہے۔ جسے سائیکالوجی کی مدد سے پرکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے تاریخ بھی علوم کی فہرست میں ہی جگہ پاتی ہے۔ اور چونکہ قصہ کہانی میں امکانِ صحت کا پہلو مفقود ہوتا ہے۔ اس لئے اسے علم کا درجہ نہیں دیا جاتا۔ اس امر کو واضح کرنے کے لئے حضور نے قرآن اور بائیبل کے پیش کردہ تاریخی واقعات کا باہم مقابلہ کرکے دکھایا کہ قرآن نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ سائیکالوجی کا علم اس کی پوری تائید کرتا ہے۔ برخلاف اس کے انجیل کی بہت سی باتیں اس معیار پر پوری نہیں اترتیں۔ چنانچہ اس ضمن میں حضور نے انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کا بھی حوالہ دیا۔ جس میں اس امر کو صاف تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ ترغیب شرک سے متعلق حضرت ہارون علیہ السلام کی قرآن نے جو بریت کی ہے۔ عقل سلیم حضرت ہارونؑ کے کردار کی روشنی میں اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

قول وفعل میں مطابقت

حضور نے تحصیل علم کی اہمیت کی طرف عود کرتے ہوئے طلباء کو نصیحت کی کہ جب تم اسلام کی ترغیب پر ہی اس کالج میں دیگر علوم سیکھتے ہو۔ تو پھر تمہارا فرض ہے۔ کہ تم خود اسلام کو بھی سیکھو۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ اس کالج کا نام ہی اس بات کا متقاضی ہے۔ کہ اس میں پڑھنے والے دونوں علوم سے بہرہ ور ہوں۔ حضور نے مزید فرمایا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ یہاں بعض غیر احمدی طلباء بھی پڑھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اس اسلام پر ہی عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جسے وہ مانتے ہیں۔ ان کے بزرگوں نے انہیں جس مسلک کو صحیح بتایا ہے۔ وہ اسے ہی صحیح مانیں۔ لیکن اس پر عمل کرنے سے غافل نہ ہوں۔ کیونکہ جب کسی کے قول اور فعل میں تضاد ہو تو پھر اس سے سلامت روی کی توقع عبث ہے۔ دنیا میں نیکی اور امن کا پہلا ذریعہ یہ ہے۔ کہ انسان جس مذہب کا بھی پیرو ہو۔ اس کو زبانی دعووں تک ہی محدود نہ رکھے۔ بلکہ اس پر عمل کرکے دکھائے۔ اسی لئے اسلام نے اسی امر کو بہت عظمت دی ہے۔ کہ انسان کا جو بھی عقیدہ ہو۔ اس پر وہ عامل ہو۔ کیونکہ انسانوں کے قول اور فعل میں مطابقت دنیا میں سیفٹی اور تحفظ کی بہت بڑی ضمانت ہے۔ پس اسلام پر عمل اس کالج کے پڑھنے والوں کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ہر طالب علم کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے مخصوص مسلک کے مطابق اسلامی ضابطہ اخلاق پر عمل پیرا ہو۔ لیکن ہو ضرور۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ تعلیم الاسلام کو یکسر نظر انداز کر دے۔ مثال کے طور پر اگر کالج میں نماز کی تلقین کی جاتی ہے۔ تو ہر طالب علم کا فرض ہے۔ کہ نماز پڑھے۔ ضروری نہیں کہ وہ احمدی امام کے پیچھے پڑھے۔ وہ اپنے طریق کے مطابق پڑھے۔ اپنے ہی میں سے کسی کو امام بنا کر پڑھے۔ لیکن نماز پڑھنے سے کسی حال میں گریز نہ کرے۔ یہ امر تم میں سے ہر ایک کے ذہن نشین رہنا چاہیئے۔ کہ یہ تعلیم الاسلام کالج ہے۔ اور اس کی روایات کو برقرار رکھنا اس کے فرائض میں شامل ہے۔ اس کالج کی مخصوص روایات تم سے مطالبہ کرتی ہیں۔ کہ تم عملی مسلمان ہو۔ خواہ وہ عمل کسی بھی فرقے کے مسلک کے مطابق کیوں نہ ہو۔ حضور نے اس امر کو بھی واضح فرمایا۔ کہ مختلف فرقوں کے درمیان عقائد کی باریکیوں میں تو فرق ہوسکتا ہے۔ لیکن جہاں تک اسلامی ضابطہ اخلاق کا تعلق ہے۔ اس میں فرق کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ نماز پڑھنا اور دیگر اوصاف حمیدہ سے اپنے آپ کو متصف کرنا سب کے نزدیک مسلّم ہے۔

سیرت سازی کی تلقین

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے آخر میں اس امر کو واضح فرمایا۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں ہی سے انسان کا کیرکٹر بنتا یا بگڑتا ہے۔ چنانچہ حضور نے غفلت وتساہل اور تضیع اوقات کی قبیح عادتوں سے بچنے کی تلقین کی۔ نیز اس بات پر زور دیا۔ کہ تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کو دوسروں کی نقل کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ دوسروں کی نقل کریں گے۔ تو اس سے ان کے اپنے دین کی وقعت دوسروں کی نگاہ میں گر جائیگی۔ جو لوگ اپنے طور طریق اور لباس وغیرہ میں یورپ والوں کی نقل کرتے ہیں۔ اہل یورپ کی نگاہ میں ایسے لوگوں کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ بظاہر وہ انہیں مہذب گردانتے ہیں۔ لیکن اپنے دل میں انہیں حقیر جانتے ہیں۔ کہ یہ لوگ تسخیر قلوب کی صلاحیت سے بے نصیب ہیں۔ اسی لئے ان کے اپنے دل جلد مسخر ہوجاتے ہیں۔ پس طلباء کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اسلامی انفرادیت کو برقرار رکھیں۔ اور حسن اخلاق کا ایک ایسا نمونہ دکھائیں۔ کہ پھر دنیا ان کی نقال ہو۔ اور خود ان کے لئے بجز اپنے ہی دین اور اپنے ہی مسلک کے کسی اور کی نقالی ممکن نہ رہے۔ اس کے بعد حضور نے ایک پرسوز دعا کرائی۔ کہ اللہ تعالےٰ تعلیم الاسلام کالج میں پڑھنے والوں کو اس مقصد کو پورا کرنے والا بنائے۔ جس مقصد کے لئے یہ قائم کیا گیا ہے۔ تا یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے شاگرد ثابت ہوں۔ اور دنیا کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھانے والے بنیں۔

اس کے بعد کالج کے جملہ طلباء اور باہر سے آئے ہوئے بعض احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ بعدہٗ حضور نے تعلیم الاسلام کالج ہوسٹل میں مہمانوں کے ہمراہ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ اس مبارک تقریب کے اختتام پر طلباء اور دیگر حضرات کی خدمت میں کالج کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔ (اسٹاف رپورٹر)

نوجوان اپنا فرض پہچانیں

گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضور نے نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ زندہ قوموں کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ جو قومیں ایک مقام پر جاکر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ وہ مٹ جاتی ہیں۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ صحیح ہے۔ کہ ہماری جماعت ایک زندہ جماعت ہے۔ تو ہمارا عمل بھی ہمارے دعویٰ کے مناسب حال ہونا چاہیئے۔ لہذا جماعت کے نوجوانوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ دفتر دوم میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائیں۔ اور انہیں سو فی صدی پورا کریں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تحریک جدید کا ہفتہ منایا جارہا ہے۔ نوجوانوں کے لئے اپنے دعویٰ کا عملی ثبوت پیش کرنے کا یہ زریں ہفتہ ہے۔ خدام یہ ثابت کردیں۔ کہ ۱۰ر دسمبر تا ۱۷ر دسمبر کا ہفتہ ان کے لئے ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اس ہفتہ میں چار لاکھ کے وعدوں کی حقیر پیشکش اپنے پیارے امام کے روبرو کررہے ہیں۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خطبہ جمعہ

اپنے آپ کو "دین" کی خدمت میں لگا دو تبھی تم اللہ تعالیٰ کے اجر کے مستحق ہو سکتے ہو

اس وقت خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اسلام کو زندہ کرے۔ پس تم اپنا وجود اس قسم کا بناؤ کہ اس کے ذریعہ اسلام زندہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
گذشتہ تین خطبات میں مَیں نے جماعت کو ان خرابیوں کے متعلق جو ہمارے ملک میں پیدا ہو رہی ہیں

دعاؤں کی تحریک

کی تھی ۔ آج میں اس بات کی تحریک کرتا ہوں کہ علاوہ ان فسادات اور فتنوں کے جو ہمارے ملک میں پیدا ہو رہے ہیں یا جن کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ جماعت کو جو اس وقت حالات پیش آ رہے ہیں یا مستقبل قریب اور بعید میں پیش آنیوالے ہیں۔ ان کے متعلق بھی دوستوں کو خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔

مَیں دیکھتا ہوں

کہ جوں جوں جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں کئی خرابیاں بھی پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ پہلی خرابی تو یہ ہے۔ کہ جماعت کی ترقی کو دیکھ کر دوسرے لوگوں میں حسد پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ مختلف ذرائع سے نظام کو توڑنے۔ جماعت میں پراگندگی پیدا کرنے۔ دشمن کو مخالفت پر آمادہ کرنے اور حکومت کو اس کے خلاف بھڑکانے پر لگ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ سارا کام انسانوں کے ساتھ وابستہ ہے اور انسان بسا اوقات غلطی بھی کر جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتے۔ انہیں غلطی لگ جانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اس لئے اس قسم کی باتیں بعض اوقات

سلسلہ کیلئے مشکلات

پیدا کرنے اور اس کی ترقی میں روکاوٹ حائل کرنے کا موجب بن جاتی ہیں۔ گذشتہ تین چار سال سے جماعت کے خلاف ایک خاموش طور پر محاذ قائم کیا گیا ہے۔ اور مخالفین نے جتھہ بندی کر کے اور اپنے آپ کو متحد کر کے اس کو مٹانے کی پوری کوشش کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے ہیں۔ کہ وہ فتنہ باوجود اس کے کہ انتہائی حد تک پہنچ چکا تھا۔ اور لوگ امیدیں لگائے بیٹھے تھے کہ یہ سلسلہ اب جلد ختم ہو جائے گا بجائے اس کے کہ سلسلہ کو ختم کرنے کا موجب ہوتا۔ فتنہ برپا کرنے والے

خود ہی ختم ہو گئے

اور یہ چیز بہت سے ایسے لوگوں کے لئے جن کی آنکھیں ہیں۔ جن کی عقلیں ہیں۔ اور جو عبرت حاصل کرنے والے ہیں۔ عبرت اور نصیحت اور موعظت کا موجب بنی۔ مگر انسان ان باتوں سے بہت کم فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ بار بار اپنی طاقتوں اور قوتوں کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قوتوں پر نظر نہیں دوڑاتا۔ خدا تعالیٰ کی طاقت اور قوت مخفی ہوتی ہے۔ اور اگر وہ ظاہر بھی ہوتی ہے۔ تو وقفہ وقفہ پر ہوتی ہے وہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ طور سیناء پر ظاہر ہوئی۔ تو سینکڑوں سال کے بعد حضرت داؤد اور سلیمان علیہم السلام کے ذریعہ ظاہر ہوئی پھر سینکڑوں سال بعد ان نبیوں کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔ جو یہود کی پہلی تباہی کے وقت بابل میں ظاہر ہوئے۔ جیسے حزقیل اور دانیال، اور یسعیاہ اور یرمیاہ وغیرہم۔ پھر کئی صدیوں کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔ اور آپ کے سینکڑوں سال بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔
غرض

اس قسم کی تجلّیات

وقفہ وقفہ کے بعد ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ تجلیات ہر نبی۔ ہر مامور اور خدا تعالیٰ کے ہر پیارے اور زیر حفاظت انسان کے زمانہ میں ہوتی ہیں۔ لیکن ہوتی وقفہ وقفہ پر ہیں۔ ہر وقت نہیں ہوتیں۔ جو تجلیات ہر وقت ہوتی ہیں۔ وہ مخفی ہوتی ہیں۔ جیسے کہتے ہیں۔ خدا کی لاٹھی کسی نے دیکھی نہیں۔ لیکن اس کی مار سخت ہوتی ہے۔ اس سے عام قسم کی تجلیات ہی مراد ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اتنا مخفی ہوتا ہے۔ کہ وہ انسان کو نظر نہیں آتا۔ لیکن جو تجلیات نظر آتی ہیں۔ وہ ہمیشہ وقفہ وقفہ کے بعد ہوتی ہیں۔

عام حالات میں

خدا تعالیٰ انسان کو موقع دیتا ہے۔ کہ وہ سوچ اور فکر کے ساتھ انہیں پہچان لے۔ لیکن چونکہ نظر آنے والے نشانات وقفہ وقفہ کے بعد آتے ہیں۔ اس لئے لوگ انہیں بھول جاتے ہیں اور سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہم وہی کچھ کریں گے جو ہماری مرضی ہو گی۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے شکاری جال بچھاتا ہے۔ اور اس کے نیچے دانے بکھیر دیتا ہے۔ جانور آتے ہیں اور دانے چگتے ہیں۔ اس پر بعض جانور پھنس جاتے ہیں۔ اور بعض اڑ جاتے ہیں۔ اس کے بعد جانور دوبارہ آتے ہیں۔ اور پھر کچھ پھنس جاتے ہیں۔ اور کچھ اڑ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ جال اس طرز پر بنا ہوا ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک چیز نظر نہیں آتی۔ اس لئے جانور دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اور بار بار آ کر اس میں پھنستے جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے

نظر آنے والے نشانات

کا حال ہوتا ہے۔ لوگ نشان بھی دیکھتے ہیں۔ مار بھی کھاتے ہیں۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد اسے بھول بھی جاتے ہیں۔ لیکن جو نشان ہر وقت ظاہر ہو رہا ہے۔ مثلاً صبح ہوتی ہے۔ شام ہوتی ہے۔ روزانہ سورج نکلتا اور غروب ہوتا ہے۔ چاند چڑھتا ہے اور ڈوبتا ہے۔ غلّے پیدا ہو رہے ہیں۔ بیماریاں آ رہی ہیں۔ صحت کے اسباب پیدا ہو رہے ہیں۔ ان چیزوں میں انسان کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ یا تو انہیں ہم نے خود پیدا کیا ہے۔ اور یا یہ اتفاقی طور پر پیدا ہو گئی ہیں۔ اس لئے لوگ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے

قرآن کریم میں

بھی آتا ہے کہ بعض جاہل شرارت میں اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ سب چیزیں انہوں نے اپنے علم سے حاصل کی ہیں۔

پہلا درجہ غفلت کا

یہ ہوتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ یہ چیزیں آپ ہی پیدا ہو گئی ہیں۔ اور دوسرا درجہ جہالت کا یہ ہے کہ انسان سمجھنے لگتا ہے کہ اس کا نشانات کا کرتا دھرتا میں ہی ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ گندھک خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ سنکھیا خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے۔ کہ پارہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور کہہ دیتا ہے۔ کہ مَیں نے آتشک کا ٹیکہ ایجاد کیا ہے۔ حالانکہ وہ ٹیکے بعض چیزوں کا مرکب ہیں۔ اور وہ چیزیں خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ پھر تارکول ہے۔ تارکول خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور اس سے عام استعمال میں آنے والی آدھی سنتھٹک دوائیں بنتی ہیں۔ لیکن انسان بڑے غرور سے کہتا ہے۔ یہ دوا میں نے ایجاد کی ہے۔ یہ فلاں نے ایجاد کی ہے۔ اور وہ بالکل بھول جاتا ہے کہ جن چیزوں سے اس نے یہ دوا بنائی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہی

پیدا کردہ ہیں

پس ایک زمانہ جہالت کا ایسا آتا ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کو اتفاق کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ اور پھر ایک ایسا زمانہ آتا ہے۔ کہ وہ ان چیزوں کو اپنی طرف منسوب کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر علم کا زمانہ آتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ سب چیزیں خدا تعالیٰ نے بنائی ہیں۔ پھر اس سے آگے ایک اور زمانہ آتا ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ہاتھ کو ہر چیز میں حرکت کرتا دیکھتا ہے۔ اور اسے نظر آ رہا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُسے بنا رہا ہے۔

غرض میں دیکھتا ہوں۔ کہ

شرارت کی تاریں

پھر ہلائی جا رہی ہیں۔ تم نے پہلے بھی دیکھا ہے۔ کہ جو کچھ ہُوا۔

تمہارا، کسی کارروائی کے نتیجہ میں نہیں ہوا۔ محض خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ہوا تھا۔ اور آئندہ بھی جو کچھ ہوگا۔ اس کی مدد اور نصرت سے ہی ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کے لئے ضروری بنالیں۔ مثلاً اس وقت خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ وہ اسلام کو زندہ کرے۔ پس تم اپنا وجود اس قسم کا بنالو۔ کہ اس کے ذریعہ اسلام زندہ ہو۔

جنگ بدر کے موقع پر

مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اور دشمن کی تعداد ان سے کئی گنا زیادہ تھی۔ پھر اسلامی لشکر کے سپاہی آزمودہ کار نہیں تھے۔ اور دشمن کے تمام سپاہی آزمودہ کار تھے۔ پھر اسلامی لشکر کے پاس سامانِ حرب بھی بہت کم تھا۔ دشمن کے پاس سامانِ حرب وافر مقدار میں تھا۔ پھر اردگرد کے علاقہ کے رہنے والے دشمن کے ہم مذہب تھے۔ اگر صحابہؓ کے قدم اکھڑ جاتے۔ اور وہ پناہ لینے کے لئے اردگرد کے علاقہ میں جاتے۔ تو اس کے رہنے والوں نے انہیں مار مار کر ختم کر دینا تھا۔ اول تو ان کا بچنا ہی مشکل تھا۔ لیکن اگر وہ دشمن کے لشکر سے بچ جاتے۔ تو اردگرد کے علاقہ کے لوگوں نے انہیں ختم کر دینا تھا۔ دشمن کے لشکر کے لئے زیادہ سہولت تھی۔ اس کے پاس سامان زیادہ تھا۔ انہوں نے جس جگہ پر قبضہ کیا تھا۔ وہ بھی مسلمانوں کی نسبت زیادہ اچھی تھی۔ پھر اگر انہیں شکست بھی ہوتی۔ تو اردگرد کے علاقہ کے بسنے والے ان کے واقف اور ہم مذہب تھے۔ گویا اول تو فتح یقینی تھی۔ اور پھر

شکست کی صورت میں

ان کے پاس چھپنے اور بھاگنے کے سامان بھی تھے۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس جذبہ کو مدنظر رکھ کر دعا کی۔ کہ اے خدا ہم کمزور اور ناتوان ہیں۔ اور دشمن طاقتور ہے۔ لیکن اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت ہلاک ہو گئی۔ تو لن تعبد فی الارض ابدا۔ اس زمین پر تیری عبادت کوئی نہیں کرے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فقرہ اس لئے استعمال کیا تھا۔ کہ اس چھوٹی سی جماعت نے یہ ثابت کر دیا تھا۔ کہ زمین پر خدا تعالیٰ کی عبادت صرف انہی کے ذریعہ سے قائم ہے۔ اگر واقعہ میں وہ تھوڑے سے افراد خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نہ ہوتے۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کہا تھا۔ کہ

لن تعبد فی الارض ابدا

تو خدا تعالیٰ کہتا۔ یہ بات درست نہیں۔ ان سے بہتر عبادت کرنے والے موجود ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں ایسا نہیں کہا۔ دوسرے لفظوں میں خدا تعالیٰ نے مان لیا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل درست ہے۔ اگر یہ چھوٹا سا گروہ مارا گیا۔ تو میری عبادت اس زمین پر نہیں ہوگی۔ اب یہ ایک ذریعہ تھا خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کا۔ تم بھی اپنے وجودوں کو خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کا ذریعہ بنالو۔ اگر تم ایسا کرلو۔ تو چونکہ خدا تعالیٰ اس وقت دین کا احیاء چاہتا ہے۔ اس لئے یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی تمہیں مار سکے۔ لیکن

میں دیکھ رہا ہوں

کہ جوں جوں جماعت ترقی کر رہی ہے۔ افراد میں دنیوی خیالات آرہے ہیں۔ اور وہ دنیوی کاموں کو دین کے کاموں پر مقدم کر رہے ہیں۔ کسی کو بڑا عہدہ مل جاتا ہے۔ تو اس کی بیوی پردہ اتار دیتی ہے۔ ذرا اور اوپر چلے جاتے ہیں۔ تو بعض دوسری خرابیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح اس رو میں بہہ جاؤ۔ اور تم میں خرابیاں پیدا ہو جائیں۔ تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ تمہیں بچائے۔ تمہاری ضرورت اسے تبھی ہوگی۔ جب تم

دین کی خدمت اس طریق سے کرو

کہ باوجود اس کے کہ تم کمزور ہو۔ خدا تعالیٰ یہ محسوس کرے۔ کہ تمہارا بچانا ضروری ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم میں کسی قسم کی کمزوری نہیں ہونی چاہیئے۔ اب تک کوئی جماعت ایسی پیدا نہیں ہوئی۔ جس میں کمزوریاں اور نقائص نہ ہوں۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ انسان ایک وقت ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس کی غیرت اُسے ہمیشہ دین کی طرف لے جاتی ہے۔ اور یہ مومن کی علامت ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہ لالچ میں آکر دین کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ کفر کی علامت ہوتی ہے۔ بہر حال کمزوریوں کے باوجود ایک سچا مومن ایسے مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے عہدے اور اس کی عظمت اور شان اس کے سامنے بالکل ہیچ ہو جاتی ہے۔ بے شک اس سے آگے بھی کمال کے درجے ہیں۔ لیکن

بشاشتِ ایمان

کی یہ علامت ہے۔ کہ جب کوئی انسان یہ دیکھ رہا ہو۔ کہ اب دین بدنام ہو رہا ہے۔ اور اس کے لئے اس کی قربانی کی ضرورت ہے تو وہ ہر قسم کی قربانی کرکے دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دے۔ اس وقت اسلام پر ایک نازک وقت ہے۔ اور اسے اچھے کارکنوں کی سخت ضرورت ہے۔ اگر ہماری جماعت میں اس کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ انہیں بشاشت ایمان حاصل نہیں۔

یہ بھی یاد رکھو

کہ ہر انسان اپنے ذوق کے مطابق کام کیا کرتا ہے۔ جو شخص ایمان سے کورا ہوتا ہے۔ وہ فتنہ وفساد کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور گالیوں پر اتر آتا ہے۔ لیکن جس شخص میں ایمان ہوتا ہے۔ وہ اپنے جذبات کو اپنے قابو میں رکھتا ہے۔ اور فساد اور فتنہ پر نہیں اتر آتا۔ پس تم صرف یہ نہ دیکھو۔ کہ تمہارا دشمن کیا کرتا ہے۔ بلکہ یہ بھی دیکھو۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں کس مقام کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر دشمن تمہیں اشتعال دلاتا ہے۔ تو تم اپنے جذبات کو قابو میں رکھو۔ اور اسے اس طرح جواب دو۔ کہ اگر اسے فائدہ نہ پہنچے۔ تو کم از کم دوسرے ساتھ بیٹھنے والے لوگوں کو فائدہ پہنچ جائے۔ اور وہ دشمن کے عمل اور تمہارے عمل میں فرق کر سکیں۔ اگر تم میں اور تمہارے دشمن میں دوسرا شخص کوئی امتیاز نہیں کر سکتا۔ تو تم میں اور اس میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تمہارے ساتھ بیٹھنے والے اور تمہاری بات سننے والے لوگ تمہارے درمیان اور تمہارے دشمن کے درمیان فرق کر لیں۔ تو تم اللہ تعالیٰ کے فضل کے امیدوار ہو سکتے ہو۔ مجھے یاد ہے کہ خلافت کا جھگڑا شروع ہونے سے پہلے میں نے ایک دفعہ

رؤیا دیکھا

کہ کوئی بہت بڑا اور اہم کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے راستہ میں بہت سی مشکلات حائل ہوں گی۔ میں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر جانا چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ میرے پاس آیا۔ اور اس نے مجھے نصیحت کی۔ کہ یہ رستہ بڑا خطرناک ہے۔ اس میں بڑے مصائب اور ڈراؤنے نظارے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ان سے متاثر ہو جاؤ۔ اور منزل مقصود پر پہنچنے سے رہ جاؤ۔ تم جب بھاری جنگلوں۔ پہاڑوں اور وادیوں سے گزرو گے۔ تو مختلف قسم کے بھوت اور بلائیں تمہیں ڈرائیں گی۔ اور تمہیں اپنے مقصد سے ہٹانا چاہیں گی۔ کہیں صرف آوازیں ہی آوازیں ہوں گی۔ شکلیں نہیں ہوں گی۔ کہیں صرف شکلیں ہوں گی۔ اور وہ اِدھر اُدھر حرکتیں کر رہی ہوں گی۔ کہیں خالی دھڑ حرکت کرتے نظر آئیں گے۔ کہیں صرف سر جو دھڑوں سے کٹے ہوئے ہوں گے۔ ہوا میں معلق تمہارے سامنے آئیں گے۔ اور تمہیں ڈرائیں گے۔ تم اس طرف متوجہ نہ ہونا۔ اور سیدھے چلتے جانا۔ اور یہی کہتے جانا۔ کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ"

"خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ"

چنانچہ جب میں روانہ ہوا۔ اور جنگلوں میں سے گزرا۔ تو کبھی چیتے سامنے آجاتے اور مجھے ڈراتے۔ کہیں شیر دکھائی دیتے۔ اور وہ انسانوں کی طرح باتیں کرتے۔ اور مجھے گالیاں دیتے۔ کہیں دھڑ بغیر سر کے اور کہیں خالی سر بغیر دھڑ کے نظر آتے۔ اور میری توجہ دوسری طرف پھرانے کی کوشش کرتے۔ لیکن میں

فرشتہ کی نصیحت

پر عمل کرتا چلا گیا۔ اور جب میں "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتا تو وہ چیزیں غائب ہو جاتیں۔ یہاں تک کہ میں نے سارا رستہ طے کر لیا۔ اور اپنے منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ وہاں میں خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوا۔ اور اسے میں نے اپنے سفر کی رپورٹ پیش کی۔ (الفضل ۷ار اپریل ۳۵ء و ۱۹ ستمبر ۳۶ء و ۱۸ ر نومبر ۳۷ء و ۵ ر دسمبر ۳۹ء میں بھی اس رؤیا کا مفصل ذکر آتا ہے)

قرآن کریم میں بھی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ھو الاول والآخر۔ اللہ تعالیٰ ہی انسان کو کام پر لگاتا ہے۔ اور وہی اس کے خاتمہ پر اس سے حساب لیتا ہے۔ پس جب انسان یہ مدنظر رکھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہی اسے کام پر لگایا ہے۔ اور وہی اس سے آخر میں حساب لے گا۔ تو اسے اس قسم کا غصہ نہیں آیا کرتا۔ جس قسم کا غصہ ایک جاہل اور بے دین انسان کو آیا کرتا ہے۔ ایک جاہل اور بے دین انسان جھوٹ بول کر لوگوں کو اکساتا ہے۔ اور ہزاروں لوگ اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ لیکن ایک مومن سمجھتا ہے۔ کہ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے۔ اس نے مجھ سے حساب لینا ہے۔ اس لئے مجھے اس کی خاطر جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے دین کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ اور میں جھوٹ بول کر اسے بچانا چاہتا ہوں۔ تو یہ میری اپنی

کمزوری کی علامت ہے

ورنہ خدا تعالیٰ کا دین اس سے بالا ہے۔ کہ اس کے لئے جھوٹ اور فریب اور دھڑے بازی سے کام لیا جائے۔ ہر شخص جو کسی چیز کو بچانا چاہتا ہے۔ وہ اس کی خاطر ایسے ذرائع تجویز کرتا ہے۔ جو اس کے مناسب حال ہوں۔ جو شخص غلیظ ہوتا ہے۔ اس کا گھر بھی غلیظ ہوتا ہے۔ جو شخص ادیب ہوتا ہے۔ اس کے مُنہ سے بھی

اعلیٰ کلمات

جاری ہوتے ہیں۔ اور جو شخص جاہل ہوتا ہے۔ اس کے مُنہ سے جہالت کے کلمات نکلتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ

ایک تعلیم

دے۔ اور پھر انسان کو مجبور کرے۔ کہ وہ دین کی تائید کے لئے اس تعلیم

کے خلاف چلے ۔ تاکہ اُس کا مقصد پورا ہو۔ یقیناً اُس نے اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے جو ذرائع مقرر کئے ہیں۔ وہی صحیح ہیں ۔ اور ہر انسان کا فرض ہے ۔ کہ ان ذرائع کو کسی حالت میں بھی ترک نہ کرے ۔

پس

مخالفت کا علاج

یہی ہوتا ہے ۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے چلتا چلا جائے ۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ اور جن چیزوں کا جواب دینا ضروری ہو ان کا جواب شریفانہ طور پر دینا چاہیئے ۔ تا ہر غیر جانبدار شخص کہہ سکے ۔ کہ جواب دینے والے نے شریفانہ رستہ اختیار کیا ہے ۔ اگر تم ایسا کرو گے ۔ تو تمہاری فتح جلد آ جائے گی ۔ تم جس مقصد کے لئے کھڑے ہوئے ہو ۔ وہ خدا تعالیٰ کا مقصد ہے ۔ اگر تم اس کے لئے صحیح طور پر کوشش کرو تو بیوقوف سے بیوقوف آدمی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدا تعالیٰ تمہارے کام میں روک ڈالے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ایک معمار کو بلاؤں اور اُسے کہوں ۔ یہ عمارت جلد بنا دو اور پھر خود ہی اینٹ اور دوسری چیزیں باہر پھینکنا شروع کر دوں ۔ اگر میں ایسا کروں گا ۔ تو اپنا ہی نقصان کروں گا ۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے کام کے لئے کھڑا کیا ہے ۔ تو اگر ہم شرافت اور اخلاص سے کام کریں گے تو وہ ہمارے کام میں روک نہیں ڈالے گا ۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے ۔ کہ تم اپنے نفوس کو درست کرو ۔ اور اپنے آپ کو

دین کی خدمت میں لگا دو

تبھی تم اس سے اجر کے اُمیدوار ہو سکتے ہو ۔ اگر ایک معمار عمارت بنانے کی بجائے سارا دن کبڈی کھیلتا رہے ۔ اور شام کو مالک سے اُجرت کا مطالبہ کرے ۔ تو مالک اُسے کچھ بھی نہیں دے گا ۔ ہاں اگر وہ شام تک عمارت بناتا رہے ۔ تو وہ اُجرت کا مستحق ہو گا ۔ اسی طرح اگر تم خدا تعالیٰ کا کام کرو گے ۔ تو تم خدا تعالیٰ کے انعام کے مستحق بنو گے اور اگر دنیا کی طرف جھک جاؤ گے ۔ اور خدا تعالیٰ کے کام سے منہ پھیر لو گے ۔ تو وہ جیسا سلوک دوسرے لوگوں سے کرے گا ۔ ویسا ہی سلوک تم سے بھی کرے گا ۔

چار لاکھ کی پیشکش

جیسا کہ گذشتہ اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ خدام الاحمدیہ ۱۰ دسمبر تا ۱۷ دسمبر ۱۹۵۴ء ایک انقلابی ہفتہ منا رہے ہیں ۔ جس میں تحریک جدید کے دفتر دوم میں چار لاکھ کے وعدے مکمل کر کے حضور کی خدمت میں ایک حقیر پیشکش کر رہے ہیں ۔ تاکہ حضور اپنے الہامی پروگرام کو نہایت اطمینان سے چلا سکیں ۔

حضرت امیر المومنین "نظامِ نو" کا جو ایک "جدید محل" تیار کر رہے ہیں ۔ ہمیں اینٹ ۔ گارہ اور سیمنٹ جیسا اہم میٹریل مہیا کرنا خدام الاحمدیہ کے ذمہ لگایا گیا ہے ۔ اس محل کی بنیادیں کھودی جا چکی ہیں ۔ میٹریل کے لئے حضور کی نظریں آپ لوگوں کی طرف جمی ہوئی ہیں ۔ اپنے لیڈر کی آواز پر لبیک کہنا اور اس طرف پروانہ وار دوڑ پڑنا قوم کے عقابی صفت نوجوانوں کا کام ہے ۔ آپ کے لیڈر کو آپ پر مکمل اعتماد اور بھروسہ ہے ۔ کیا آپ حضور کے اس اعتماد کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کریں گے ؟

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا !

برادرم ملک سعید احمد خان صاحب اوورسیر سمنگلی کوئٹہ کی بچی عزیزہ عفت آرا بعمر بارہ سال کی ٹانگ ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی تقریباً ایک ماہ کے بعد پلستر اتار دیا گیا ہے ۔ لیکن ٹانگ پورے طور پر درست نہیں ہوئی ۔ احباب عزیزہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ (خاکسار محمد عبد اللہ)

اعلانِ معافی

225

چوہدری علی محمد صاحب جن کو باوجود حکم کے حکیم نذیر احمد برق سے میل جول رکھنے پر مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی ۔ نے مندرجہ ذیل معافی نامہ حضور کی خدمت میں تحریر کیا ہے ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

میں اپنی اس غلطی کا اقرار کرتا ہوں ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کے باوجود حکیم نذیر احمد صاحب برق سے بول چال اور میل ملاپ منع ہے ۔ میں نے ان سے بات چیت کی ۔ اور میل ملاپ رکھا ۔ اب مجھے یہ بھی اقرار ہے ۔ اور میں خدا کو شاہد رکھ کر یہ اقرار کرتا ہوں ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم اور نافرمانی کے خلاف اگر کسی کو کوئی خواب آئے ۔ یا الہام ہو ۔ تو اس پر بنیاد رکھ کر بھی حضور کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ پاک نظام کے خلاف خدا تعالیٰ خود ہی کسی دوسرے کو خواب نہیں دکھاتا ۔ اور نہ کوئی الہام کرتا ہے ۔ یہ بات خلاف عقل ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے قائم کردہ خلیفہ اور امام جماعت کو تو خواب یا الہام کے ذریعہ اطلاع نہ دے ۔ کہ فلاں حکم ان کا درست نہیں ۔ مگر کسی دوسرے شخص کو اس کی اطلاع دیدے ۔ اور پھر اس حکم کی خلاف ورزی خواب بین سے کرائے ۔ خواب شیطانی بھی ہوتی ہے ۔ حدیث النفس بھی ہوتی ہے ۔ اور پھر خدائی خواب کی تعبیر اور اس کی مراد سمجھنے میں بھی غلطی کا امکان ہوتا ہے ۔ پس ایسی حالت میں یہی راہ امن کی ہے ۔ کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے اسلام اور قرآن کی خدمت اور اس کی اشاعت کے لئے خود کھڑا کیا ہے ۔ اور وہ یہ کام سر انجام دے رہے ہیں ۔ اُن کے ہر حکم کی اطاعت کی جائے ۔ پس میں سچی اور مومنانہ قلب کے ساتھ اپنی سابقہ غلطیوں کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں ۔ اور اس سے معافی چاہتا ہوں ۔ کہ میری سابقہ غلطیاں معاف فرمائے ۔ اور آئندہ کے لئے میں یہ عہد اور اقرار کرتا ہوں ۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی دل و جان سے اطاعت کروں گا ۔ نذیر احمد صاحب برق سے میل جول اور بات چیت کسی حالت میں نہ رکھوں گا مجھے یہ بھی اقرار ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت اور فرمانبرداری جب تک نذیر احمد صاحب برق نہ کریں گے ۔ اس وقت تک وہ سچے احمدی نہیں بن سکتے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو اعلان اخبار الفضل میں ان کے متعلق شائع ہوا ہے ۔ نہ صرف میں اس کی اطاعت کروں گا ۔ بلکہ میں اسے درست اور صحیح سمجھتا ہوں ۔ حضور سے میری عاجزانہ درخواست ہے ۔ کہ حضور مجھے پہلے کی طرح دینی غلامی میں قبول فرمائیں ۔ اور میری غلطی اور جرم معاف فرمائیں ۔

آخر میں حضور انور کی خدمت عالیہ میں یہ بھی درخواست اور اقرار کرتا ہوں ۔ کہ اگر حضور اس سلسلہ میں مجھ عاجز سے کسی اور قسم کی تحریر یا اقرار لینا چاہیں ۔ تو بندہ اس کے لئے بھی تیار اور حاضر ہے ۔ (والسلام)

(خاکسار ۔ حضور کا ادنیٰ غلام ۔ محتاج دعا ۔ علی محمد عفی عنہ واقف زندگی)

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے معافی دیتے ہوئے فرمایا :-

"ان کا اقرار صاف ہے ۔ ان کو معاف کیا جاتا ہے ۔ اور پھر وقف میں لے لیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ سچی توبہ عطا فرمائے ۔" (مرزا محمود احمد)

لہٰذا حضور کے ارشاد کے ماتحت ان کی معافی اور دوبارہ وقف میں لے لئے جانے کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

دعائے مغفرت

جناب قریشی سراج الحق صاحب پٹیالوی مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۴ء ساڑھے بارہ بجے کے قریب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

قریشی صاحب موصوف نے ۱۸۹۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بیعت کی اور جماعت احمدیہ پٹیالہ کے لمبے عرصہ تک سیکرٹری مال اور امیر جماعت رہے موصوف قریشی نور الحق صاحب تنویر شاہد واقف زندگی ربوہ کے والد ہیں ۔ آپ موصی تھے ۔ اس لئے آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ پہنچایا گیا ۔ حضرت اقدس نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور قریشی صاحب مرحوم یکم دسمبر کو سپرد خاک کئے گئے ۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔ (حافظ محمد اعظم نستعلیق ناظم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ڈائمنڈ بوٹ پالش

یہ رجسٹرڈ بوٹ پالش جوتوں کو ہیرے کی مانند مضبوط خوشنما اور چمکدار بنا دیتی ہے

چار آنہ فی ڈبیہ کے حساب سے تمام پاکستان میں فروخت ہو رہی ہے

صرف تھوک مال کیلئے لکھئے

بال انڈسٹریز جلوٹیاں ۔ بھاٹی گیٹ لاہور

ارضی ربوہ کی خرید کے لئے سہولتوں کا اعلان

مرکز سلسلہ میں مکانات بنانے کے خواہشمند دوست توجہ فرمائیں

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بکثرت یہ الہام ہوا۔ وسع مکانک۔ وسع مکانک۔ وسع مکانک یعنی اپنے مکانوں کو بڑھاؤ اور انہیں ترقی دو۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ہی نہیں بلکہ اس الہام میں جماعت بھی مخاطب تھی اور اسے بتایا گیا تھا کہ یاد رکھو اگر تم دشمنوں کے حملوں اور اُن کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ تو اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ مرکز سلسلہ میں مکانات بناتے چلے جاؤ۔ یہ وسع مکانک کا متواتر الہام درحقیقت آئندہ زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی اور اس میں بتایا گیا تھا۔ کہ جب کبھی احمدیوں کو مشکل پیش آئے گی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس التجا کے ساتھ جھکیں گے کہ الٰہی ہم کیا کریں تو ہماری طرف سے انہیں کہا جائے گا کہ وسع مکانک اپنے مکانوں کو وسیع کر لو۔ اور زیادہ مرکز کو مضبوط کر لو۔ اس پیشگوئی کو پورا کرنا اب آپ لوگوں کا کام ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۶۶)

جو دوست ابھی تک مرکز سلسلہ میں مکان تعمیر کرنے کی غرض سے زمین نہیں خرید سکے۔ اُن کیلئے دفتر نے آئندہ حسب ذیل سہولتیں کر دی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں

(۱) محلہ دارالفضل (ط) اور محلہ دارالیمن (الف) میں آئندہ زمین اقساط پر مل سکے گی۔ کل قیمت ۲۵/ روپے ماہوار اقساط میں واجب الادا ہو گی۔ محلہ دارالفضل میں قیمت ایک ہزار روپیہ کنال اور محلہ دارالیمن میں ۷۰۰/- روپے کنال ہے۔ اس میں بھی ½۱۲ فیصدی Reb ate دیا جانا منظور کیا جاتا ہی لیکن جو دوست نقد یکمشت ادا کر دینگے۔ انہیں ۲۵% Reb ate دیا جائے گا

(۲) باقی محلوں کی کل قیمت ایک سال میں ماہوار اقساط میں ادا کیجا سکتی ہے۔ نقد یکمشت ادا کرنے والے دوست کو ½۱۲ فیصدی رعائت دیجائیگی۔ زمین کی قیمت محلہ دارالصدر۔ محلہ دارالرحمت ضمیمہ میں پندرہ صد روپیہ کنال اور محلہ دارالنصر (ج) اور محلہ باب الابواب (ب) میں ۷۰۰/- روپے فی کنال ہے

(۳) دوستوں کو اختیار ہو گا کہ سودا کرنے سے قبل قطعہ دیکھ کر پسند کر لیں۔ لیکن ریزرویشن کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ کم از کم دس فی صدی قیمت کا پیشگی دیں۔

(۴) مقررہ اقساط ادا نہ کرنے کی صورت میں ۲۵% ادا شدہ روپیہ کا ضبط کر کے باقی واپس کر دیا جائیگا اور زمین ضبط کر لیجائیگی

(۵) کونے والے قطعات کی قیمت ۲۵ فیصدی زائد لی جائے گی۔

نوٹ: محلہ دارالفضل میں رقبہ فی پلاٹ چار کنال ہے اور باقی محلہ جات میں دس مرلہ یا کنال کے پلاٹ ہیں۔

(خاکسار:- سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ریشمی، اونی، سوتی کپڑے کیلئے ناصر پال برادرز بازار کلاں شہر سیالکوٹ کو یاد رکھیں۔

سرمہ رحمت

بعض مخصوص جڑی بوٹیوں کے پانی سے ساون بھادوں کے موسم میں تیار کیا جاتا ہے رنگت میں سبز ہے۔

آنکھ کی جملہ امراض مثلاً دھند، جالا، پھولا دلغیر زخم ہونے کے ناخونہ پڑبال۔ خارش۔ گرے پانی کا آنا پلکوں کا گرنا۔ چھپروں کا گلنا۔ آنکھ کی سرخی اور آنکھ کے زخموں پر اس کا استعمال بہت زیادہ مفید ہے۔

نیز آنکھ کے دکھنے پر صرف دو دفعہ استعمال کرنا ہی کافی ہے — بیمار آنکھوں کو لگتا ضرور ہے۔ لیکن زیادہ نہیں یہ صرف خدا تعالیٰ کا ادا احسان ہے کہ اس نے سرمہ رحمت میں کامل شفا رکھکر میری اعانت فرمائی ہے۔ قیمت فی تولہ ۲/ علاوہ محصولڈاک

تیار کردہ دواخانہ رحمت ربوہ

ستر ۱۷ سال سے ملک وقوم کی خدمات کرنیوالا بے مثال ادارہ

دواخانہ خدمت خلق

دواخانہ خدمت خلق متواتر سترہ سال سے جو گراں قدر خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ خالص مفردات اور مرکبات کو نہایت ہی واجب اور مناسب داموں پر مہیا کرنے کے علاوہ اس دواخانہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسے دنیائے طب کے ایک نہایت مشہور اور بے نظیر دماغ کی سرپرستی اور نگرانی کا فخر حاصل ہے۔ جس کی برکتوں سے ہر طلوع ہونیوالا دن دواخانہ کی شہرت میں روز بروز اضافہ کا موجب بن رہا ہے۔ پاکستان کے علاوہ کئی دیگر ممالک سے بھی سرٹیفکیٹ اور خوشنودی کے خطوط وصول ہو رہے ہیں۔

ہم ضرورتمند اصحاب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنی طبی ضروریات کیلئے اس دواخانہ کو یاد رکھیں۔

مینیجر دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ ضلع جھنگ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

ودیگر تمام ادویات

حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان جو حضور نے سنہ ۱۹۱۱ء میں کھلوائی تھی سے خریدیں

حب اٹھرا جو دور دور تک شہرت پا چکی ہے * اصل نسخہ حکیم نظام جان ۴۰ سال سے تیار کرتے ہیں اور ہزاروں اشخاص بامراد ہو چکے ہیں۔

لہذا حکیم نظام جان شاگرد حکیم نورالدین صاحب سے مستورات کی ہر قسم کی اندرونی امراض بچوں اور مردوں کے امراض کے متعلق ۴۰ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر: حکیم نظام جان شاگرد حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ڈرائی بیٹری

اور

ریڈیو * بجلی * بیٹری

بمعہ گارنٹی خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

فضل ریڈیو کارپوریشن ہال روڈ — لاہور

سندھ میں پریکٹس کرنیکے لئے خواہشمند ڈاکٹر متوجہ ہوں

زیریں سندھ کے ایک چالو دواخانہ میں ڈیڑھ سال تک۔ کام کرنے کے لئے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ ایکسرے یا لیبارٹری کا کام جاننے والے ڈاکٹر کو ترجیح دی جائیگی ڈیڑھ سال بعد اگر وہ اس دواخانہ میں کام کرنا چاہیں۔ تو دوبارہ معاہدہ کر دیا جائے گا۔ اگر کام ترک کر کے اپنا کاروبار علیحدہ کرنا چاہیں۔ تو نہ صرف ان کو اجازت ہو گی۔ بلکہ ان کو سندھ میں آباد کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

تنخواہ بلحاظ استعداد تصفیہ بذریعہ خط وکتابت۔

پتہ:۔ پوسٹ بکس ۲ میرپور خاص سندھ

ملاقات ۲۷ تا ۳۰ دسمبر بمکان حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب

فینسی زیورات مقامی اور بیرونی احباب

سونا، چاندی کے فینسی زیورات حسب منشاء عین وقت پر تیار کرانے کیلئے ہماری واحد اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں۔ بے شمار خوشنودی کے سرٹیفکیٹوں میں سے چند ایک معززین کے نام یہ ہیں۔

جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور
راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی
جناب خانصاحب شیخ جلال الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس
جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم بی بی ایس لاہور
جناب محمد علی صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخان
ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم بی بی ایس پیر پیاسندھ

المشتہر عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران
اندرون موچی گیٹ چوک نواب صاحب لاہور

اعلان

احباب یاد رکھیں کہ بجلی کی وائرنگ اور تعمیر مکان شروع کرنے سے پہلے اخراجات کا صحیح اندازہ لگانا ضروری ہے۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ **نصرت سروس کمپنی ربوہ** کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ جہاں صحیح اندازوں کے علاوہ بجلی کی وائرنگ * ماڈرن ڈیزائن کے نقشہ جات فہرست اندازہ * سامان بجلی * پیمائش اور بل بنانا۔ بلوں کی پڑتال * تعمیر مکان کے ٹھیکے اور نگرانی کے کام معمولی کمیشن پر کئے جاتے ہیں۔ کام کی ہر طرح کی گارنٹی اور تسلی دی جاتی ہے۔ غرضیکہ **غربا اور امراء** کے لئے بجلی کی وائرنگ اور تعمیر مکان کی ہر کوالٹی کے تمام چھوٹے بڑے کام کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب اس اعلان سے پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار:۔ غلام حسین اوورسیر منیجر نصرت سروس کمپنی گول بازار ربوہ

پنسلین کلورومائی سیٹین انسولین

اور

ہر قسم کی انگریزی ادویات

ملنے کا پتہ یاد رکھیں

ناصر میڈیکل سٹور

ملحقہ راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور

برائے مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط وکتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(منیجر اشتہارات)

تجارت کی ترقی کا انحصار

اچھی شہرت پر ہے اور الفضل ایسے مشہور ومعروف کثیر الاشاعت اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار میں اپنا اشتہار دے کر اپنی شہرت کیجئے۔

نرخ بالکل واجبی ہیں (خاکسار منیجر اشتہارات الفضل)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں منیجر اشتہارات

خالص سونے کے زیورات، چاندی کے ظروف، کپس وشیلڈ کے لئے غنی سنز جیولرز انارکلی لاہور تشریف لائیں

بنگ ایجنٹوں اور مال سپلائی کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے۔

اردو انگریزی کی چھپائی میں
خاص رعایت
ایک ہزار اشتہار معہ کاغذ صرف تین روپے میں
علاوہ ازیں کیش میمو۔ رسید بک۔ لیٹر فارم وغیرہ ہر چیز کی چھپائی رعایتی نرخوں پر کی جاتی ہے
جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے
نور پرنٹنگ ایجنسی کارپوریشن سٹال نمبر ۱ چوک نسبت روڈ لاہور

حضرت مصلح موعود کا ارشاد
اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

فاؤنٹین پن مرمت کی قدیمی دوکان
قائم شدہ سنہ ۱۸۹۷ء
ہمارے ہاں ہر قسم کے فاؤنٹین پن کی بہترین مرمت واجبی نرخوں پر کی جاتی ہے۔ قیمتی قلموں کے نایاب پرزہ جات بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ہر قسم کے نئے فاؤنٹین پن خریدتے اور مرمت کراتے وقت
فاؤنٹین پن ورکشاپ
نزد مسجد نیلہ گنبد لاہور کو یاد رکھیں

سبزی کاشت کرنیوالوں کیلئے
— نادر موقع —
ہمیں ربوہ کے نزدیک پختہ سڑک پر ٹیوب ویلز کے رقبہ پر نہایت زرخیز زمین کے لئے ایسے ارائیں مزارعین درکار ہیں جو صرف سبزی کی کاشت کی خواہش رکھتے ہوں۔ محنتی تجربہ کار اور اپنے مویشی ہل وغیرہ رکھنے والے مزارعین کو ترجیح دی جائیگی
ایم این سنڈیکیٹ ربوہ ضلع جھنگ

روح پرور خطبات
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے دوستوں اور ملنے والوں کے نام خطبہ نمبر جاری کروائیں۔
سالانہ قیمت چھ روپے
مینیجر الفضل لاہور

اکسیر حافظہ
دماغ و حافظہ کو قوی کرتی ہے۔ مفرح قلب ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی ہے۔ حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے۔ جملہ دماغی کام کرنے والوں۔ خصوصاً امتحانوں کی تیاری کرنے والے طالب علموں کے لئے بے بدل کثیر المنافع بیش قیمت عجیب الاثر دوا ہے۔ قیمت بوتل (دو ہفتہ) ۱/۸/۰ روپیہ علاوہ محصول ڈاک
ڈاکٹر محمد نور الٰہی جنیوٹ